کڑوا سچ

امیر محمد اکرم اعوان

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم الاخوان پاکستان

۴۸- شاہراہ قائدِ اعظم لاہور

کڑوا سچ

امیر محمد اکرم اعوان

شعبہ نشر و اشاعت

تنظیم الاخوان پاکستان

۴۸۔شاہراہ قائدِ اعظم لاہور

خطاب جمعۃ المبارک امیر محمد اکرم اعوان 3- جولائی 98ء

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ

کوئی بھی نبی جب مبعوث ہوتا ہے تو کوئی اس کی بات قبول کرتا ہے یا نہیں یہ الگ بات ہے۔ کتنے لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں یہ الگ بات ہے لیکن جو دین لے کر وہ نبی مبعوث ہوتا ہے تب تک وہ نبی دنیا میں رہتا ہے جب تک وہ دین مکمل نہیں ہو جاتا اور اس دین کو ادھورا یا نامکمل چھوڑ کر نبی کو دنیا سے اٹھایا نہیں جاتا یہ ایک قانون ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام جب مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ اللہ کے آخری رسول تھے اور جو دین آپ ﷺ نے پیش فرمایا وہ اللہ کا آخری دین' جو کتاب آپ ﷺ نے پیش فرمائی وہ آخری کتاب ہے بعثت محمد رسول اللہ ﷺ سے لے کر اب قیام قیامت تک کوئی نئی نبوت نہیں آئے گی۔ نئی کتاب نہیں آئے گی۔ نبوت بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی رہے گی۔ دین بھی وہی عنداللہ مقبول ہو گا جو حضور ﷺ نے عطا فرمایا اور اللہ کی کتاب بھی وہی ہمیشہ کے لئے قیام قیامت تک دنیا پہ رہے گی جو حضور ﷺ نے عطا کی۔

اس میں دو باتیں بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ نے ارشاد فرمائیں ایک تو یہ طے کر دیا کہ اس کتاب میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا کہ اس کی حفاظت میرا اپنا ذمہ ہے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ (ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمائیں گے۔) ایک تو یہ بات طے ہو گئی کہ اس میں تبدیلی ممکن نہیں اور چودہ صدیوں کا طویل عرصہ اب اس بات پہ گواہ ہے کہ دنیا کی اسلام دشمن قوتیں سر ٹکرا ٹکرا کر رہ گئیں لیکن اس میں کوئی ایک نقطہ بڑھا گھٹا نہ سکیں۔ دوسری گواہی اس میں موجود ہے کہ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ۔ تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ اور اپنی نعمتیں جو اللہ مخلوق کو عطا کرنا چاہتا تھا سب اس میں سمو دیں وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ اور اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہی قرار پایا اور اس کے علاوہ کوئی دین' کوئی طریقہ حیات' کوئی

نظریہ' کوئی عقیدہ' کوئی عمل جو اس سے باہر ہو وہ اللہ کا پسندیدہ نہیں ہے۔
مسلمانوں کو اللہ نے توفیق دی وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے اس پیغام کو لے کر روئے زمین پر چھا گئے اور صدیوں زمین پر اس کی برکات کا ظہور ہوتا رہا لیکن ادبار زمانہ سے' گردش دوران سے' صدیوں کے سفر میں آج کا مسلم اپنی اصل سے بھٹک گیا اور اب ایسا زمانہ آیا' ایسا عجیب زمانہ آیا کہ اس وقت کم و بیش چھپن (۵۶) اسلامی ریاستیں ہیں کسی ریاست میں اسلام نافذ نہیں ہے۔ سعودی عرب نے حدود نافذ کر رکھی ہیں لیکن آل سعود کا نظریہ اپنا ہے' ان کی فکر اپنی ہے' ان کے عقائد اپنے ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ قرآن کو جو مفہوم وہ چاہیں پہنا دیتے ہیں جو قرآن پہنانا چاہے وہ اس کے پابند نہیں ہیں۔ بلکہ جو تشریح انہیں پسند ہو وہ وہ مانتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے علم میں کوئی ایسی اسلامی ریاست نہیں ہے جہاں باقاعدہ اسلام بطور قانون کے' بطور ملکی معاشی نظام کے نافذ ہو۔ حدود کے نفاذ کے باوجود عربوں کا بھی سارا نظام سودی ہے' ساری دنیا میں ان کا کاروبار سودی ہے اور سود ہی پر ان کا مدار ہے۔ پھر کیا حدود نافذ ہوئیں۔ اسی طرح کسی بھی مسلمان ریاست میں آپ نمونے کے طور پر نہیں دکھا سکتے یعنی اسلام اب عضو معطل ہو کر رہ گیا ہے۔

اور ریاستی حکمران کبھی اسلام نہیں چاہتے۔ حکومت کی مشینری اور افسر اسلام نہیں چاہتے۔ ججز اور وکلاء اسلام نہیں چاہتے' ادیب' دانشور' صحافی اور اخبار نویس اسلام نہیں چاہتے۔ پٹوار خانے سے لے کر ایوان صدر تک سرکاری دفاتر اسلام نہیں چاہتے۔ اسلام کی بات کرتے ہیں تو سکولوں کے ماسٹر' مدرس' چند طالب علم' غریب کاشتکار اور مزدور' عام مسلمان لیکن کیا یہ حکومتی ارکان مل کر' سرکاری مشینری مل کر' ادیب اور صحافی مل کر ان سب نے نفاذ اسلام کی راہ روک رکھی ہے اور کیا یہ ایسا کر سکتے ہیں۔ میرے ذاتی مطالعے کے مطابق یہ ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں روک سکتے۔ تو پھر اسلام نافذ کیوں نہیں ہوتا؟ یہ بڑی کڑوی اور ٹھوس حقیقت ہے جو میں کہنے چلا ہوں۔

اسلام اس لئے نافذ نہیں ہوتا کہ وہ دینی اور وہ دین سیاسی جماعتیں جو نفاذ اسلام کے لئے بنائی گئی ہیں وہ نفاذ اسلام نہیں چاہتیں۔ وہ علماء جو ان جماعتوں کی قیادت کر رہے ہیں' جو ان جماعتوں میں شامل ہیں وہ نیک بھی ہیں' پارسا بھی ہیں' فاضل بھی ہیں' پڑھے لکھے بھی ہیں نفاذ اسلام نہیں چاہتے' الا ماشاء اللہ لیکن نفاذ اسلام کے نام پر اپنی جماعت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑی تلخ حقیقت ہے اور اب اس حقیقت کا عام آدمی کو پتہ ہونا چاہئیے۔ مجھے خبر ہے اس بات کی کہ جو میں کہہ رہا ہوں' بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ پر کفر کا فتویٰ بھی لگے گا اس سے نیچے نہیں کھڑے ہوں گے لیکن میں دیانت داری سے یہ بھی اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ جو بات میری سمجھ میں آئی ہے وہ عام آدمی کو بتا دوں۔ ہم نے بھی بڑی کوشش کی پچھلے ایک سال کے عرصے میں پورے ملک کا دورہ کیا اور ان علاقوں تک گئے جہاں تک جانا بہت دشوار ہے۔ میرا کیلیسٹرول لیول سات سو باون (۷۵۲) ہے جب کہ تین سو سے اوپر خطرناک ہوتا ہے۔ اگر کسی کا چار سو ہو جائے تو اسے ہسپتال داخل کر دیتے ہیں۔ چار سو سے اوپر جائے تو آدمی ہوش میں نہیں رہتا میڈیکلی اسے قومہ (Coma) میں یا بے ہوش ہونا چاہئیے۔ میں سات سو باون پر کام کرتا ہوں۔ اور اس صحت کے ساتھ سرحد' بلوچستان' سندھ اور پنجاب کے اندرونی علاقوں تک سفر کیا۔ بلوچستان کے گرم ترین علاقوں تک ہم گئے۔ قمیض سے باہر جو بدن کا حصہ تھا وہ جل گیا' پھوڑے بن گئے۔ اتنی گرمی تھی۔ پورے ملک کے دورہ میں مشورہ یہ ملا کہ اگر دینی زعماء اور دینی جماعتوں کے سربراہوں کو آپ ایک پلیٹ فارم پہ لے آئیں تو یہ کام بہت جلدی ہو جائے' بہت آسان ہو جائے' کیونکہ ملک کا ہر شہری کسی نہ کسی جماعت سے وابستہ ہے۔ ہم نے احباب کی ایک کمیٹی بنائی۔ جس نے مختلف جماعتوں سے رابطے کئے۔ ملک کے چیدہ چیدہ نامور علماء' جو دینی جماعتوں کے سربراہ ہیں' مجھے بھی ان کے ارشادات سننے کا موقع ملا۔ پتہ چلا کہ یہ تو نفاذ دین سرے سے چاہتے ہی نہیں۔ ہم کس غلط فہمی میں ہیں۔

کیوں نہیں چاہتے میرے پاس اس کا جواب سوائے اس کے نہیں ہے کہ اگر اسلام نافذ ہو جائے تو ان کی جماعتوں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ کوئی انہیں چندہ نہیں دے گا۔ قربانی کی کھالیں جمع نہیں ہوں گی۔ عشر اور زکواۃ نہیں آئے گا۔ ان کے دفاتر نہیں چلیں گے۔ ان کے ادارے نہیں چل سکیں گے اور خود شاید انہیں بھی کام کر کے کھانا پڑے یعنی اسلام کا نفاذ خود ان کے اپنے نظام کو جس میں یہ موجیں کر رہے ہیں ختم کر دے گا اس لئے یہ نفاذ اسلام نہیں چاہتے۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ تنفیذ شریعت کے لئے دو کام کئے جائیں۔ فوری طور پر سودی نظام کا خاتمہ کیا جائے لیکن انہوں نے متبادل نظام کا نقشہ نہیں دیا یہ ضرور فرمایا کہ سودی نظام ختم کیاجائے۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ شریعت کی بالادستی قبول کی جائے۔ اور تیسرا ارشاد یہ فرمایا کہ آئین پاکستان کی فلاں فلاں دفعات میں یہ یہ الفاظ دیئے جائیں تو اسلام نافذ ہو جائے گا۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ قرآن تو نبی کریم ﷺ پہ نازل ہوا اور سینہ بسینہ وراثتاً ہم تک پہنچا۔ ملکی آئین و دستور کس پر نازل ہوا کہ اس میں معمولی ترامیم کر کے قرآن و سنت کے لئے جگہ بنائی جائے۔

اگر گستاخی نہ سمجھی جائے تو اس کے بنانے والوں میں اکثریت ان کی ہے جنہیں کلمہ طیبہ درست نہیں آتا بھلا وہ کون سا دستور دے سکیں گے جو ہر شہری کو زندگی کے وسائل میں حصہ دار بنائے' ہر ایک کی آبرو کا ذمہ دار ہو' ہر ایک کے جان و مال کا محافظ ہو یہ صرف اور صرف اسلام ہی سے ممکن ہے اور اب ہمارے پاس سوائے اسلام کے کوئی راستہ نہیں' جو بھی اسلام سے ٹکرائے' اسے مٹا دینا ہو گا وہ قانون کہلاتا ہو یا آئین' کہ اس کالے قانون اور اندھے آئین نے چند لوگوں کو فرعون بنا دیا ہے اور چودہ کروڑ مسلمانوں کو انکی غلامی میں جکڑ دیا ہے جان' مال' آبرو کچھ بھی محفوظ نہیں۔

اسلام صرف عقیدہ ہی نہیں' نری عبادات ہی نہیں' بلکہ عملاً" زندگی کے وسائل کی برابر تقسیم بھی ہے۔ ہر ایک کے لئے تعلیم اور علاج کی سہولت' ہر ایک

کے لئے سر چھپانے کی جگہ' ہر ایک کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کا نام ہے۔ میں نے یہ بھی گزارش کی کہ ہم تین کی بجائے ایک بات پہ کیوں نہیں آتے کہ شریعت نافذ کی جائے سودی نظام کا خاتمہ اس کا حصہ ہے' آئین و دستور میں عدل و انصاف فراہم کرنا اس کا حصہ ہے۔ آپ جب بالادستی کی بات کرتے ہیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی یعنی جو کام بھی ملک میں ہو گا وہ آئین ہو' دستور ہو' وہ قانون ہو' عدالت ہو یا شریعت کے مطابق ہو گا یا شریعت کے خلاف ہو گا۔ جو شریعت کے مطابق ہے وہ خود شریعت ہے وہاں بالادستی کے کیا معنی اور جو شریعت کے خلاف ہے وہاں شریعت کی بالادستی کیا ہو گی۔ بالا دستی کے لئے تو کوئی زیردست بھی چاہیے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اور قانون چلتا رہے لیکن جہاں ہمارا جی چاہے ہم شریعت کو اس کے سامنے کھڑا کر دیں پھر تکڑی شریعت مانی جائے۔ اگر ایسا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ احکام الٰہی کے ساتھ کسی دوسرے کی اطاعت کرنا یہ شرک ہے۔ اس لئے ہم اس بات پہ متفق نہیں ہیں ہاں ہم اس بات پہ متفق ہیں کہ شریعت اور صرف شریعت کو قانون بنایا جائے۔

ایک اور منجھے ہوئے سیاست دان بزرگ اپنا سارا زور کلام اس بات پہ لگاتے ہیں کہ ہم قرآن و سنت کو سپریم لا تسلیم کروائیں گے۔ حالانکہ سپریم لا آپ منوائیں گے تو سپریم تو سپریم تب ہی ہوتا ہے کہ اس کے نیچے کوئی آرڈینری (ORDINARY) بھی ہو تو وہ جو ملک میں آرڈینری یعنی دوسرے درجے کا قانون ہو گا اس کے حدود اربعہ کی نشاندہی نہیں فرماتے۔ اگر وہ شریعت ہی ہو گا تو پھر سپریم کیسے ہو گی۔ یہ تو پہیلیاں ہیں' لوگوں کو مغالطہ دینے کی باتیں ہیں اور حق تو یہ ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے سیدھی بات رکھیں۔

لیکن وہ سیدھی بات ان جماعتوں کے لئے موت کا سبب ہے۔ ایک اور بزرگ جو عالم بھی ہیں' ماہر تعلیم بھی ہیں' فرماتے ہیں اللہ نے فرمایا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہ تمام دینوں پر اسے غالب کیا جائے جس کا مطلب ہے اور دین بھی ہوں گے اور اسلام غالب ہو گا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا۔

نہ من بر صوفی و ملا سلامے کہ پیغام خدا داوند مارا
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را

(ان کا اعزاز ان کی عزت لازم ہے کہ انہوں نے اللہ کا پیغام مجھ تک پہنچایا لیکن جو معنی کئے ان سے خدا بھی حیران ہے خدا کا رسول ﷺ بھی اور لانے والا فرشتہ بھی۔)

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ - کا یہ معنی ہے کہ اسلام تگڑا ہو گا۔ باقی کمزور کمزور وہیں چلتے رہیں گے حالانکہ غالب آنے کا معنی ہے کہ دوسرے مٹ جائیں گے اسلام باقی رہ جائے گا اور یہ حکم ہے قرآن میں وَ قَاتِلُوْهُمْ۔ ان سے شمشیر بکف ہو کر لڑو حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ تب تک لڑو جب تک کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ کے لئے ہو جائے تو کیا یہ نہیں جانتے' جانتے ہیں' ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ روزانہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں' لیکن جماعت تب چل رہی ہے' جماعت کو چندے تب مل رہے ہیں' جب اسلام نافذ نہیں ہوتا۔ اگر نفاذ اسلام ہو جائے تو ان کی جماعتیں اپنی موت آپ مر جائیں گی۔ ان کی ضرورت باقی ہی نہیں رہتی۔ انہیں کوئی چندہ نہیں دے گا' کوئی قربانی کی کھالیں نہیں دے گا۔ کوئی عشر زکوٰۃ نہیں دے گا یہ VIP نہیں بن سکیں گے' کوئی حکومت انہیں مفادات سے نہیں نوازے گی۔ ہاں جو علماء حق خلوص سے دینی مدارس چلا رہے ہیں ان کی کھوئی ہوئی جاگیریں انہیں ضرور واپس ہوں گی۔

ایک اور دینی سیاسی جماعت کے سربراہ حکمرانوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ڈاکو ہیں' یہ لوٹ رہے ہیں' لوٹنے والوں سے انصاف کی کوئی توقع نہیں ہے لیکن نفاذ اسلام کا مطالبہ اگر یہ نہیں مانیں گے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ آپ اندازہ کریں' کہ ملک بنے نصف صدی بیت گئی اور ابھی تک آپکو پتہ نہیں چلا کہ کیا کرنا چاہئیے اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ آپ کرنا چاہتے ہی نہیں۔ ان کے پاس بھی ایک پوری ریاست ہے۔ لاکھوں روپے کے اخراجات ہیں اور ہزاروں روپے ان کے ٹیلی فون بل آتے ہیں۔ موج میلا لگا ہوا ہے اگر اسلام نافذ ہو جائے تو

شاید یہ سیاسی کرو فران کی بھی نہ رہے۔

تو لوگو! آپ کے دینی رہنما نفاذ اسلام نہیں چاہتے۔ اس لئے نہیں چاہتے کہ انہیں بھی پھر ہماری طرح مزدور بننا پڑے گا اور مزدوری ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اربوں روپے کی جائیدادیں ہیں اور سرمایہ ہے۔ یہاں امریکہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ بیمار ہوتے ہیں' تو امریکہ جاتے ہیں اپنے بچے بچیاں امریکہ پڑھاتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ کشمیر میں مجاہدین بھیج رہے ہیں وہاں اسلام نفاذ کرنے کے لئے جہاد کرتے ہیں' یہاں نہیں کرتے۔ ہمارے پاس ایک چاقو ہو تو لائسنس چیک ہوتا ہے۔ مجاہد جماعتیں جو ہیں دنیا بھر کا اسلحہ ان کے پاس ہے اور اسی ملک میں ان کے ٹریننگ کیمپ بنے ہوئے ہیں اور حکومت کے وزیر ان کے مراکز کا دورہ بھی کرتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ یہ اتنا اسلحہ اور یہ اس طرح کے ہتھیار اور یہ ٹریننگ کیمپ کیوں بنا رکھے ہیں؟ اس لئے کہ اس حکومت کو ان سے کوئی تکلیف نہیں ہے' حکومت خوش ہے کہ یہاں سے مجاہدین کو ادھر لے جا رہے ہیں۔ اور نری یہ بات نہیں ہے بڑی تلخ بات ہے۔ لیکن کہنا پڑے گی۔ امریکہ کا پروگرام یہ ہے کہ کشمیر میں فساد رہے' آخرکار کچھ حصہ ہندوستان کو دے دیا جائے کچھ پاکستان کو اور اصل وادی آزاد ہو جس کا امریکہ سرپرست بن جائے یہ نیو ورلڈ آرڈر کا حصہ ہے۔ حکومت پاکستان کے ذمے ہے کہ وہاں کچھ لوگ Disturbance (فساد) جاری رکھیں اور جہاد کے نام پر چند سادے مولوی خرید کر اور انہیں کروڑوں روپے دے کر ان سے یہ کام لیا جائے' یہ اللہ اور رسول ﷺ کا کام نہیں ہے۔ یہ سادہ لوح دراصل امریکہ کی ریاست قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ دین کا' اللہ اور رسول ﷺ کا کام کرنا ہو تو یہاں عزتیں نہیں لٹتیں' یہاں قتل نہیں ہو رہے' یہاں ناانصافی نہیں ہو رہی' یہاں ظلم نہیں ہو رہا؟

وصال نبوی علیٰ صاحب الصلوۃ والسلام پر جن لوگوں نے زکوۃ مرکز کو دینے سے انکار کر دیا تھا وہ مسلمان تھے۔ اذانیں بھی کہتے تھے۔ جمعہ بھی پڑھتے تھے۔ نماز پنجگانہ بھی ہوتی تھی' مساجد بھی تھیں۔ نکاح' طلاق بھی سب اسلامی تھا۔ قرآن

بھی تھا اور حافظ بھی تھے اور میری سمجھ کے مطابق انہوں نے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار نہیں کیا تھا کہ زکوٰۃ فرض ہی نہیں رہی ہاں مرکز کو دینے سے انکار کر دیا تھا اور خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرا اجماع اس بات پر ہوا تھا کہ ان سے جہاد ہو گا۔ اگر ایک شریعت کے حکم میں تبدیلی کرتے ہیں تو ان کے ساتھ جہاد ہو گا۔ یہاں ساری شریعت معطل ہے اور کافرانہ نظام چل رہا ہے یہاں جہاد کیوں نہیں کرتے۔ یہاں کوئی نام نہیں لیتا جہاد کا۔ جہاد ہند کانفرنس راولپنڈی میں ہو رہی ہے جہاد ہند کے بارہ میں جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا۔ وہ کابل سے لے کر بنگال تک اور ہمالہ سے دکن تک الہند ہے اس میں ہندوستان' پاکستان' بنگلہ دیش' تینوں شامل ہیں الہند کے اب تین ملک بن گئے ہیں ایک بنگلہ دیش' ایک بھارت اور تیسرا پاکستان۔ آپ پاکستان کو نکال کر باقی بھارت کو ہند کیوں قرار دیتے ہیں وہاں جہاد کے لئے جاتے ہیں یہاں کوئی نہیں کرتے۔

اسرائیل کا ایک ہتھیار ہے اوزی۔ نائن ایم ایم کا اس میں کارتوس استعمال ہوتا ہے اٹھائیس انتیس گولیاں اس میں آتی ہیں۔ برسٹ مارتی ہے ظالم ہتھیار ہے' سٹریٹ فائیٹ کے لئے میگزین الٹی ڈبل جوڑ دیں تو دونوں طرف انتیس انتیس گولیاں آ جاتی ہیں۔ ہمارے مجاہدین کے کیمپوں سے اسی (۸۰) ہزار کی ملتی ہے۔ حکومت کیوں نہیں روکتی۔ اسرائیل کی پوری کوشش کے باوجود کہ دنیا میں کسی کے ہاتھ نہ آئے وہ ان کے پاس کیسے پہنچ گئی۔ بھئی امریکہ نے دی ورنہ تو نہیں آ سکتی۔ امریکہ اسلام کا اتنا حمایتی کیوں ہو گیا ہے کہ اسلام نافذ کرنے کے لئے انہیں اسلحہ دے رہا ہے۔

اور حکومت کے وزیر دورہ فرماتے ہیں ان کے مراکز کا' اتنا پیار وزارا کو اسلام سے کیوں ہو گیا۔ حکومت خود اپنے ملک میں اسلام نافذ نہیں کرتی دوسرے ملک کے اسلام کے لئے خود اس کے سر میں درد کیوں ہو گیا۔ درحقیقت اسلام کے نام پر امریکی ایجنڈوں کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ جو لوگ فوجی ہیں وہ جانتے ہیں کہ جنگ میں فوج اپنے تین کالم بناتی ہے

ایک آگے لڑ رہا ہوتا ہے ایک اس کے پیچھے اور تیسرا اس کے پیچھے ہوتا ہے۔ ہندوستان نے کشمیر کے بارڈر پر پانچ کالم بنا رکھے ہیں' پورے کشمیر کے بارڈر پر انڈین فورسز پانچ کالمز کی گہرائی میں ہیں۔ زندہ آدمی کا گزر جانا بھی کمال کی بات ہے کہ جنگل ہے پہاڑ ہے اور ہر جھاڑی کے ساتھ ایک ہندوستانی سپاہی بھی موجود ہے۔ اتنے کشمیر میں شاید درخت نہیں ہوں گے جتنے ہندوستان کے فوجی سپاہی ہیں تو بڑی مشکل سے رینگ رینگ کر چھپ چھپا کر' مجاہدین اندر داخل ہوتے ہیں تو جن کے یہاں جنازے پڑھائے جاتے ہیں یہ میتیں اور یہ لاشیں کہاں سے اٹھا کر لاتے ہیں۔ جب زندہ آدمی کا جانا مشکل ہے تو یہ لاشیں واپس کیسے آتی ہیں۔ لاش تو دو چار آدمیوں کے بغیر اٹھائی نہیں جاتی وہ پانچ کالم کی فورس مین سے گزر کر کیسے لائی جاتی ہے؟

میرے خلاف ہندوؤں کا ایجنٹ ہونے کا الزام ہے۔ چلو ایسا ہی سہی لیکن جو کچھ یہ کر رہے ہیں کوئی اس کا جواز تو پیش کریں اس کی دلیل تو دیں۔ کل میدان حشر میں ہم بھی ہوں گے' آپ بھی ہوں گے' ہندو بھی ہوں گے' مسلمان بھی ہوں گے' اللہ کی بارگاہ ہو گی اور اللہ کا حبیب ﷺ خود گواہ ہو گا' وہاں فیصلہ ہو جائے گا کہ کون کس کا نمائندہ ہے یہ تو دور کی بات نہیں ہے۔ بلکہ تلخ حقائق ہیں اور یہ ساری عجیب باتیں صرف عام آدمی کو الجھانے کے لئے ہیں۔

تو بھئی نفاذ اسلام کا ایک ہی راستہ باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ عام آدمی اب ان علماء و زعماء پر اعتماد چھوڑ کر خود میدان میں آ جائے۔

ہر گلی' ہر کوچے' ہر سڑک' ہر راستے میں آ جاؤ کہ اسلام کے بغیر کوئی بات نہیں ماننی۔ اس کے بغیر کوئی راستہ نہیں۔ لیکن مصیبت یہ بھی ہے کہ عام آدمی بھی اسلام کے ساتھ اتنا مخلص نہیں رہا۔ عام آدمی بھی دوسروں پر اسلام نافذ کرواتا ہے اپنے آپ کو آزاد رکھتا ہے کہ جو میں کر رہا ہوں مجھے کوئی نہ روکے۔ میں جھوٹ بولتا رہوں۔ میں چوری کرتا رہوں۔ میں ٹھگی کرتا رہوں۔ میں پورا نہ تولوں۔ میں دیانت داری اختیار نہ کروں' پیسے پورے لے لوں مال کم دوں' جو میں

کر رہا ہوں کرتا رہوں۔ تو اس کے لئے کچھ وہ لوگ چاہیں جو پہلے اپنے آپ پر اسلام نافذ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ جو اپنے کردار کو' اپنی ذات کو' اپنے وجود کو' محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں ڈھال سکنے کی ہمت رکھتے ہوں اور پھر انہیں اس پوری قوم اور حکومت اور حکمرانوں سے منوانا ہو گا کہ اسلام نفاذ کیا جائے۔

کل اہل ایران کھڑے ہو گئے۔ شہنشاہ ایران کے پاس جدید اسلحہ تھا' جدید آرمی بھی تھی' بہت بڑی طاقت تھی اور پورا امریکہ بہادر اس کی پشت پر تھا لیکن جب عام آدمی گلیوں میں' محلوں میں نکل آیا تو نہ امریکہ نے اس کا ساتھ دیا' نہ اس کی فوج نے' نہ اس کی طاقت نے۔ فقہی اختلاف اپنی جگہ' پر جو ان کا اپنا عقیدہ ہے وہ تو انہوں نے ٹھونک کر نافذ کر نہیں دیا۔ آپ اپنا حق لے کر اندر کیوں گھسے ہوئے ہیں۔ جب آپ کے پاس حق ہے' سچ ہے' سچائی ہے' صداقت ہے' دین برحق ہے تو پھر میں اور آپ اندر کیوں بیٹھے ہیں' پھر ہمیں میدان میں اترنا چاہئے۔ اسلام انشاء اللہ اس ملک میں نافذ ہو گا۔ ہندوستان کے ساتھ مسلمانوں کا جہاد ہو گا اور پورا ہندوستان اسلام کے اور مسلمانوں کے زیر نگیں آئے گا۔ یہ سارا برصغیر اسلامی ریاست بنے گی اور پھر دنیا پر دوبارہ غلبہ اسلام ہو گا۔ لیکن یہ کرنے والے خوش نصیب وہ لوگ ہوں گے جنہیں کوئی اخباروں میں جگہ نہیں دیتا۔ جنہیں کوئی نہیں جانتا' جنہیں صرف اللہ جانتا ہے اور جنہیں وہ توفیق دے گا۔ دعا بھی کریں' اپنے عمل کی اصلاح بھی کریں کہ اللہ کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس قافلے میں شامل ہو جائیں۔ میں آپ کو بالکل کھری بات بتا رہا ہوں۔ حکمران اور ان کی مشینری تو دین کے خلاف ہے ہی۔ ریاست کے سارے ستون دین کے خلاف ہیں' آپ کے دینی جماعتوں کے زعماء نفاذ دین کے خلاف ہیں۔ اس لئے کہ ان کی ساری دکانداری ختم ہو جائے گی۔ ہم رات دن مزدوری بھی کرتے ہیں' محنت بھی کرتے ہیں' کاروبار بھی کرتے ہیں' ہمارے اخراجات پورے نہیں ہوتے وہ کرتے ہی کچھ نہیں اور ارب پتی ہیں۔ کسی کا کاروبار نہیں ہے' کسی کی کوئی دکانداری نہیں ہے' کسی کی کوئی کاشتکاری نہیں ہے' کسی کی کوئی ملازمت نہیں

ہے اور اکثر و بیشتر ارب پتی ہیں تو انہیں کیا ضرورت ہے۔ اپنے رنگ میں بھنگ ڈالنی ہے۔ ہم سے زیادہ نیک ہیں' ہم سے زیادہ پڑھے لکھے' ہم سے زیادہ پارسا' ہم سب کی عزت کرتے ہیں لیکن کھری بات یہ ہے جو میں سمجھ سکا ہوں۔ میں نے بڑی محنت کی ہے اس کام میں اور جو مجھے حاصل ہوا ہے وہ یہ ہے کہ دینی سیاسی جماعتیں یا دینی غیر سیاسی جماعتیں' ان کے زعماء نفاذ اسلام نہیں چاہتے صرف اس گیم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں کہ حکومت اسی طرح چلتی رہے ہم کہتے رہیں اسلام نافذ کرو اور یہ ٹسل (Tussle) چلتی رہے' اس پہ چندے آتے رہیں' موج میلا بنا رہے۔ اگر آپ لوگ بھی اس امید پر بیٹھے ہیں کہ ہماری لڑائی وہ لڑیں گے تو وہ لڑنے والے نہیں۔

اب اللہ آپ کو توفیق دے' آپ کا دین کے ساتھ خلوص ہے تو پھر آپ کو میدان میں اترنا ہو گا۔ وہاں باتیں تو بہت ہوئی تھیں مجھے ساری یاد نہیں ہیں جو یاد تھیں میں نے دہرا دی ہیں۔ اسماء گرامی بھی لے لئے اور میں جانتا ہوں کہ یہ صرف ناراض ہی نہیں ہوں گے بڑے بڑے فتوے لگائیں گے مجھ پر۔ لیکن لگا لینے دو۔ میں یہ بات سر عام کہوں گا۔ اخباروں میں کہوں گا' انٹرویوز میں کہوں گا اور جلسوں میں کہوں گا۔ اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ عام آدمی کو بتایا جائے کہ اسلام کی راہ میں اصل روکاوٹ کون ہے۔

☆☆☆